سوال

(438)خاوند کے گھر جہیز بھیجنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ملکی رواج کے مطابق شادی کے موقع پر گھریلو سامان عورت کے ورثا تیار کر کے خاوند کے گھر روانہ کرتے ہیں، اگر نہ دیا جائے تو بیوی سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ وہ حق مہر کی رقم سے اسے تیار کرائے یا اپنے سرپرستوں پر زور ڈالے کہ وہ اسے تیار کر کے فراہم کریں، کیا عورت پر یا اس کے سرپرست پر واجب ہے کہ وہ گھریلو سامان تیار کر کے خاوند کو دے؟ کتاب وسنت کی روشنی میں وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شرعی طور پر گھر کا سامان شوہر پر واجب ہے، یعنی شوہر کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی بیوی کے لیے رہائش کا انتظام کرے اور اس گھر میں ہر قسم کی ضرورت کا سامان مثلاً برتن، بستر اور فرنیچر وغیرہ فراہم کرے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ وَمَن قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ ۚ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا ۚ [1]

''کشادگی والے کو اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرنا چاہیے، اور جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا ہو اسے چاہیے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اسے دے رکھا ہے اس میں سے حسب توفیق خرچ کرے اور اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اس کو طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔''

رہائش کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم [2]

''جہاں تم خود رہتے ہو وہاں اپنی بیوی کو بھی رہائش دو۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''تم پر معروف طریقہ سے ان عورتوں کو کھلانا پلانا، اور انہیں لباس مہیا کرنا لازم ہے۔'' [3]

پیش کردہ قرآنی آیات اور حدیث کا تقاضا ہے کہ گھر اور اس کی جملہ ضروریات فراہم کرنا خاوند کی ذمہ داری ہے، بیوی یا اس کے سرپرست کے لیے گھر کی تیاری یا گھریلو سامان خریدنا واجب نہیں ہے، کیونکہ قرآن وحدیث میں کوئی ایسی دلیل نہیں ملتی کہ لڑکی کے والدین گھر کا سازوسامان خرید کر خاوند کے حوالے کریں، اس سلسلہ میں کسی کو حق نہیں ہے کہ وہ لڑکی کو یا اس کے والدین کو اس کام کے لیے مجبور کرے یا شادی کے بعد لڑکی پر سامان کی فراہمی کے لیے کوئی دباؤ ڈالے، ہاں اگر کوئی اس دباؤ سے آزاد ہو کر گھر کا سامان بنا کر دیتا ہے تو یہ اس کی طرف سے صدقہ ہوگا، اگر نیت خالص ہے تو اس صدقہ پر ثواب کی امید بھی کی جا سکتی ہے، نیز واضح رہے کہ حق مہر خاص بیوی کا حق ہے، وہ جہاں چاہے اور جیسے چاہے اسے خرچ کرنے کی مجاز ہے، اسے معاف کر دینے یا گھریلو سامان خریدنے کے لیے مجبور کرنا شرعاً ناجائز اور حرام ہے، اگر اس کی رضامندی سے استعمال کر لیا جائے تو اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت دی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَإِن طِبْنَ لَكُمْ عَن شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَّرِيئًا [4]

''اگر وہ اپنی خوشی سے کچھ چھوڑ دیں تو تم اسے مزے سے کھا پی سکتے ہو۔''

بہرحال ہمارے ہاں لڑکی کی طرف سے گھریلو سامان فراہم کرنے کی رسم جہیز اصلاح طلب ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] ٦٥/الطلاق: ٧۔

[2] ٦٥/الطلاق: ٦۔

[3] صحیح مسلم، الحج: ١٢١٨۔

[4] ٤/النساء: ٤۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:370

محدث فتویٰ